

اسلام میں امن اور دہشت گردی کا تصور: ایک علمی اور تحقیقی جائزہ Peace and Violence in Islam; A scholarly dissertation

* ڈاکٹر زاہد شاہ

** ناصر خان

Abstract:

Islam is the religion of peace as is evident from the very meaning of the word Islam which is derived from root word "salam" meaning peace and obedience. The advent of Islam has been a panacea for all humanity and ever since its inception, it has the distinction of contributing more and more to the betterment and progress of humanity. Its statute is crystal clear over all religions and systems. But unfortunately, there has been a systematic campaign to present Islam as a religion of violence. The orientalist who tend to misinterpret Islam by relying on some injunctions without looking into their specific context. The international media, under the influence of Jews, is also spreading a false propaganda. Moreover, certain elements with in Islamic world are also providing ample opportunity for the same. In such circumstances there is a dire need to present the true spirit of Islam but such attempts are lacking in the Muslim world despite that it is one of the major concern., This research paper is an attempt to present Islam in its true spirit in light of holy Quran and Sunnah. It is hoped that it would pave way for further research in the field .

اسلام اور دہشت گردی:

مسئلے کا تعارف (Introduction of the problem)

مخالفین اسلام خاص کر انتہا پسند مغرب اور یہود و ہنود دین اسلام کو بدنام کرنے کے لیے مختلف پروپیگنڈے کر رہے ہیں اور شکوک و شبہات پھیلا رہے ہیں، جس میں آج کل سرفہرست یہ ہے کہ اسلام

* ترجمان، صوبائی قانون ساز اسمبلی خیبر پختونخوا، ایشاور۔

** لیکچرر شعبہ اسلامیات، یونیورسٹی آف ہزارہ، حویلیاں کیمپس

دہشت گردی، تخریب کاری اور بد امنی کی تعلیم دیتا ہے۔ اس سلسلے میں بعض قرآنی آیات اور احادیث کو بھی سیاق و سباق سے ہٹ کر پیش کرتے ہیں۔ کبھی مظلوم مسلمانوں کی تحریک آزادی کو کچلنے اور دبانے کے لئے جہاں منفی پروپیگنڈہ اور ظلم کے دیگر ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں وہاں مجموعی طور پر اسلام کو بھی بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کبھی مسلمان تنظیموں اور تحریک کے وہ افعال بطور مثال پیش کرتے ہیں جس کی اجازت اسلام نہیں دیتا مگر وہ اصل اسلام دیکھنے یا ان تحریکوں کی اصل وجوہات اور اسباب تلاش کرنے کی بجائے اسلام کے خلاف زبان طعن دراز کرنے لگتے ہیں۔ اس سلسلے میں ایک منصوبے کے تحت مختلف علاقوں میں دہشت گردی کے واردات خود یا اپنے ایجنٹوں سے کروا کر اس کے تانے کسی مسلمان ملک یا جماعت سے ملا دیتے ہیں، پھر میڈیا کے ذریعے اسے سچ ثابت کرنے کی مہم چلائی جاتی ہے کہ اسلام دہشت گردی، درندگی، سفاکی، بد امنی، آتشزدگی، تباہی و بربادی اور تخریب کاری کا مذہب ہے۔

مطالعے کی اہمیت (Significance of the Study):

اس آرٹیکل میں اسلامی نظام کے بنیادی ماخذ قرآن و سنت کی روشنی میں اس مسئلے کا جائزہ لیں گے اور اسلام کے اصل تعلیمات، ہدایات اور احکامات واضح کرنے کی کوشش کریں گے، جس سے نہ صرف اسلام کے متعلق شکوک و شبہات کے ازالے، پروپیگنڈے کا سدباب ہوگا بلکہ عام مسلمانوں اور لوگوں کے لئے راہنمائی کا سبب بھی بنے گا۔

تعارف:

سب سے پہلے اسلام اور مسلمان کے لفظی اور اصطلاحی مفہوم پر غور کریں گے کہ کیا واقعی اسلام دہشت گردی، بد امنی اور فساد کا دین ہے اور مسلمان دہشت گرد اور فسادی ہے؟ لفظ اسلام عربی زبان کا لفظ ہے جو 'سلم' سے نکلا ہے جس کا لغوی معنی سلامتی و تابعداری، صلح اور رضامندی ہے^(۱)

اصطلاح میں اسلام سے مراد وہ خدائی دین (نظام) ہے، جو دنیا میں امن، سلامتی کے قیام کے لئے نازل کیا گیا ہے جس میں فرد اور اجتماعیت دونوں کی دنیا و آخرت کا فلاح ہے^(۲) اسلام کے ماننے والے کو مؤمن یا مسلم کہا جاتا ہے۔ مؤمن لفظ امن سے نکلا ہے، جس کے معنی حفاظت، عافیت، آرام اور آسائش ہیں۔ اور مسلم 'سلم' سے جس کے معنی اسلام کی طرح سلامتی و صلح، امن و سکون ہے^(۳)۔ گویا دین اسلام کو ماننے والے صلح جو، امن کے داعی، بے ضرر، راست باز اور راہ راست پر ہوتے ہیں۔ یہ بات قرآن حکیم نے کچھ اس طرح بیان کی ہے؛ اور میں ابراہیم ان چیزوں سے کیسے ڈروں جن کو تم نے شریک

بنایا ہے حالانکہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ تم نے اللہ کے ساتھ ایسی چیزوں کو شریک ٹھرایا ہے جن پر اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی، سوان دو جماعتوں (مؤمنوں اور مشرکوں) میں امن کا زیادہ مستحق کون ہے؟ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان رکھتے ہیں اور اپنے ایمان کو شرک کے ساتھ مخلوط نہیں کرتے۔ ایسوں ہی کے لئے امن ہے اور وہی راہ راست پر چل رہے ہیں^(۳) اسلام اور مسلمان کا مختصر مفہوم بیان کرنے کے بعد اب ہم قرآن و سنت کی روشنی میں اسلام کی تعلیمات کا جائزہ لیں گے کہ یہ زمین پر فتنہ و فساد، خوف و ہراس، بد امنی، دہشت گردی و تخریب کاری اور خون ریزی چاہتا ہے یا امن و امان، عدل و انصاف، راحت و چین اور صلح و سلامتی؟

۱۔ اسلام، سلامتی ہی کا داعی:

اس کا رگہ حیات میں زندگی بسر کرنے کے لئے امن و سلامتی انتہائی ضروری ہے۔ بغیر امن و سلامتی کے، نہ انفرادی زندگی اطمینان کے ساتھ بسر کی جاسکتی ہے اور نہ اجتماعی زندگی ہی باقی رہ سکتی ہے۔ چونکہ اسلام اللہ کا دین ہے جو انسانوں کی راہنمائی و ہدایت کے لئے نازل کیا گیا ہے۔ اس لئے یہ نظام سلامتی کا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود سلامتی کا داعی ہے۔ سورۃ یونس میں ارشاد ہے: **وَاللَّهُ يَدْعُوا إِلَىٰ دَارِ السَّلَامِ**^(۵) (اللہ تعالیٰ سلامتی کے گھر کی طرف تمہیں بلاتا ہے)۔

۲۔ نبی تمام انسانوں کے لئے رحمت:

پیغمبر اسلام تمام انسانوں کے لئے امن و سلامتی کا پیغام لے کر مبعوث ہوئے۔ سورۃ سبأ میں ہے کہ: ”اور ہم نے تم (نبی) کو تمام انسانوں کے لئے خوشخبری سنانے والا اور ہوشیار کرنے والا بنا کر بھیجا“^(۶) اسی طرح قرآن نے یہ بھی فرمایا کہ **وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ**^(۷) ”اور ہم نے تم کو پوری عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔“^(۸)

3. اسلام فساد کو پسند نہیں کرتا

اسلام نہ فساد چاہتا ہے اور نہ فساد برپا کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے، **وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ ٱلْفُسَادَ**^(۹) ”اور اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتا **وَاللَّهُ لَٰ يُحِبُّ ٱلْمُفْسِدِينَ**“^(۱۰)

۲۔ اسلام انسانوں کو فتنہ و فساد برپا کرنے سے منع کرتا ہے: اسلام انسانوں کو زمین میں فتنہ اور فساد برپا کرنے سے منع کرتا ہے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے، **وَلَا تَعْنُوا فِى ٱلْأَرْضِ مَفْسِدِينَ**^(۱۱) ”اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔“

جب معاشرے کے اندر برائی اور فساد کا دور دورہ ہو جاتا ہے اور فساد سے منع کرنے والے نہیں ہوتے تو پھر اللہ تعالیٰ فساد کرنے والے اور منع نہ کرنے والے دونوں کو سزا دیتا ہے۔ سورۃ الانفال میں ارشاد باری تعالیٰ ہے، **وَ اتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً** (۱۱) اور تم ایسے وبال سے بچو کہ جو خاص کر صرف ان ہی ظالموں پر واقع نہ ہوگا۔

اور سورۃ ہود میں ہے کہ تم سے پہلے جو قومیں گزر چکی ان میں ایسے اہل خیر کیوں نہ پیدا ہوئے جو دوسروں کو زمین میں فساد کرنے سے روکتے۔ البتہ بہت تھوڑے لوگ ان میں ایسے بھی تھے جو خود بھی فساد نہیں کرتے تھے اور دوسروں کو بھی منع کرتے تھے جنہیں ہم نے نجات دی (۱۲)

۵۔ **فتنہ و فساد پھیلانے والوں کے لئے اسلامی قانون میں سخت سزا مقرر ہے**
سورۃ المائدہ میں زمین میں فساد برپا کرنے والوں کی سزا اس طرح بیان کی گئی ہے۔ ان کی سزا جو اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسولؐ سے لڑیں اور زمین میں فساد کرتے پھریں، یہی ہے کہ وہ قتل کردئے جائیں یا سولی چڑھادئے جائیں یا مخالف جانب سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دئے جائیں یا انہیں جلا وطن کر دیا جائے، یہ تو ہوئی ان کی دنیوی ذلت و خواری اور آخرت میں ان کے لئے بڑا بھاری عذاب ہے (۱۳)

۶۔ **جنت فسادپوں اور امن و سلامتی کے دشمن پر حرام ہے جنت دنیا کے اندر عدل و انصاف قائم کرنے اور خود امن سے رہنے والوں کے لئے ہے، زمین میں فساد برپا کرنے والے متکبر اور دہشت گردوں پر حرام ہے۔ سورۃ القصص میں ہے، یہ دار آخرت (جنت) تو ہم ان لوگوں کے لئے مخصوص کر دیتے ہیں جو زمین میں بڑائی یا فساد نہیں چاہتے اور (بہتر) انجام تو متقین کے لئے ہے (۱۴)**
۷۔ **اللہ احسان کرنے والے، صلح کرنے والے، معاف کرنے والے اور عدل و انصاف قائم کرنے والوں کو پسند کرتے ہیں۔**

سورۃ المائدہ میں ہے کہ انہیں معاف کیجئے اور ان سے درگزر کیجئے، بے شک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے (۱۵)

اسی سورۃ میں ایک دوسرے مقام پر ہے کہ ہاں اگر آپ ان کے درمیان فیصلہ کریں تو پھر انصاف سے فیصلہ کیجئے کیونکہ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے (۱۶)

اسی طرح سورۃ الحجرات میں ہے کہ تو ان کے درمیان انصاف سے صلح کر۔ یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے (۱۷)

۸۔ اسلام فتنہ و فساد، ظلم و سرکشی، دہشت گردی اور زیادتی کو پسند نہیں کرتا اس لیے ان تمام امور کا مکمل خاتمہ چاہتا ہے جس سے ظلم یا فساد پھیلتا ہو^(۱۸)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کے بے شمار ارشادات موجود ہیں جن میں ظلم و زیادتی اور سرکشی کی مذمت کی گئی ہے۔ جیسا کہ سورۃ البقرہ میں ارشاد ہوتا ہے، وَاللّٰهُ لَا يَجِبُ كُلَّ كَفَّارٍ اَتِيْمٍ^(۱۹)۔ اور اللہ تعالیٰ کسی ناشکرے بد عمل انسان کو پسند نہیں کرتا۔ اور سورۃ آل عمران میں ہے کہ واللّٰهُ لَا يَجِبُ الظّٰلِمِيْنَ^(۲۰)۔

اور اللہ تعالیٰ ظالموں سے محبت نہیں کرتا۔ سورۃ النساء میں ارشاد ہے ان اللّٰهُ لَا يَجِبُ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا^(۲۱) یقیناً اللہ تعالیٰ مغرور اور خود پسند بننے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اسی طرح سورۃ المائدہ میں ہے کہ وَلَا تَعْتَدُوا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجِبُ الْمُعْتَدِيْنَ^(۲۲) ”اور حد سے نہ بڑھو کیونکہ اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا“۔ سورۃ الانعام اور سورۃ الاعراف میں ہے کہ وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يَجِبُ الْمُسْرِفِيْنَ^(۲۳) اور تم اسراف نہ کرہ کیونکہ اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

سورۃ الانفال میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجِبُ الْخٰٓئِنِيْنَ^(۲۴) یقیناً اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ سورۃ النحل میں ہے کہ اِنَّهٗ لَا يَجِبُ الْمُتَكَبِّرِيْنَ^(۲۵) بے شک اللہ تعالیٰ تکبر (سرکشی) کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ ”لَا تَظْلُمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ“^(۲۶) نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ کوئی تم پر ظلم کرے۔ اسی طرح سورۃ المائدہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک کلیہ بیان فرمایا ہے کہ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلٰی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ^(۲۷) اور گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔ سورۃ ابراہیم میں ارشاد ربانی ہے کہ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ^(۲۸) بے شک ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اور سورہ الانعام میں ہے کہ اِنَّهٗ لَا يَفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ^(۲۹) بے شک ظالم فلاح نہیں پائیں گے۔

۸۔ اسلام قتل انسان کو حرام قرار دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ الانعام اور سورہ بنی اسرائیل میں ارشاد فرمایا ہے کہ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ^(۳۰) اور قتل نہ کرو اس نفس کو جس کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے، مگر حق کے ساتھ۔

اسلامی قانون میں صرف چھ صورتوں میں قتل کی اجازت ہے اور وہ بھی مجاز عدالت کے ذریعے۔ انفرادی طور پر سوائے اپنی حفاظت کے کسی کو سزا دینے یا قتل کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ اسلام میں کسی کو قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں۔ وہ چھ صورتیں یہ ہیں۔

- ۱۔ قاتل کو قصاص میں قتل کرنا
- ۲۔ جنگ کی حالت میں مد مقابل حربی دشمن کو قتل کرنا
- ۳۔ اسلامی حکومت و ریاست کے خلاف مسلح بغاوت کرنے والے کو قتل کرنا
- ۴۔ شادی شدہ زانی کو (سنگسار کے ذریعے قتل کرنا)
- ۵۔ مرتد کو قتل کرنا جو اسلامی قانون کی بغاوت کرے
- ۶۔ عام راستوں پر ڈاکہ زنی، قتل و غارت کرنے اور فساد برپا کرنے والے کو قتل کرنا ان کے علاوہ کسی بھی انسان کو قتل کرنے کو قرآن کریم پوری انسانیت کی قتل قرار دیتا ہے۔ سورۃ المائدہ میں ارشاد ہے، جس نے کسی کو بغیر قصاص کے یا بغیر زمین میں فساد پھیلانے کی سزا کی قتل کر دیا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔ اور جس نے کسی ایک انسان کی جان بچائی اس نے گویا سارے انسانوں کی جان بچائی^(۳۱)

۹۔ اسلام ایک معتدل اور میانہ رو دین ہے۔

اسلام ایک معتدل، میانہ رو اور متوازن دین ہے۔ ہر قسم کی افراط و تفریط اس میں نہیں۔ وہ انتہا پسندی کے خلاف ہے۔ اس کی تمام تعلیمات اعتدال اور توازن پر مبنی ہے۔ سورۃ البقرہ میں ایک کلیے کے طور پر ارشاد ہے کہ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِلِينَ^(۳۲) بے شک اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اس آیت میں یہ اصول بیان ہوا ہے کہ اسلام میں ہر قسم زیادتی، انتہا پسندی اور حد سے تجاوز کی قطعاً گنجائش نہیں حتیٰ لکہ جنگ کے میدان میں اور دشمن کے ساتھ لڑائی میں بھی کسی قسم کی زیادتی اور اعتدال و توازن سے ہٹ کر سلوک، عمل اور رویے کی اجازت نہیں ہے۔ ہر صورت اور ہر معاملے میں اعتدال اور انصاف کا حکم ہے^(۳۳)

یہی وجہ ہے کہ اسلام خرچ کرنے میں بھی اعتدال اور کفایت شعاری کا حکم دیتا ہے، جبکہ انتہا پسندی اور زیادتی کی بجائے میانہ روی مسلمانوں کی فطری خصلت قرار دیتا ہے۔ سورۃ الفرقان میں ارشاد باری تعالیٰ ہے،

اور جو خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ بخل سے کام لیتے ہیں، بلکہ اعتدال کی راہ اختیار کرتے ہیں^(۳۴)

اسی طرح سورۃ لقمان میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ وَأَقْصِدْ فِي مَشْيِكَ^(۳۵) ”اور اپنی چال

میں میانہ روی اختیار کرو۔“

اسلام کے اسی اصول کے مطابق معاملات تو کیا عبادات میں بھی اللہ تعالیٰ نے اعتدال کی راہ اپنانے کا حکم دیا ہے۔ اور اس میں افراط و تفریط، بے اعتدالی اور انتہا پسندی سے سختی کے ساتھ منع کیا ہے۔ مثلاً لگاتار روزے رکھنے، مدام نوافل پڑھنے، تہجد پڑھنے اور لمبی نماز پڑھنے وغیرہ سے منع کیا گیا ہے^(۳۶)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روا۔ بیت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا، یا اے عبداللہ! مجھے بتایا گیا ہے کہ تو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات بھر قیام کرتا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے فرمایا، یا ایسا نہ کر، روزے رکھ اور افطار بھی کر (یعنی کبھی روزے رکھو اور کبھی نہ رکھو)، قیام بھی کر اور نیند بھی کر، کیونکہ تجھ پر تیرے جسم کا بھی حق ہے، تیری آنکھ کا بھی تجھ پر حق ہے، تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیرے مہمان کا بھی تجھ پر حق ہے۔ اس شخص کا کوئی روزہ نہیں جس نے ہمیشہ روزے رکھے۔ ہر مہینے میں صرف تین روزے رکھ، ہر مہینہ صرف ایک بار قرآن پاک ختم کر۔ میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، تو آپ نے فرمایا (پھر بھی مسلسل روزے رکھنے اور تلاوت قرآن پاک کرنے سے پرہیز کر) تم افضل روزہ رکھو، وہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے، ایک دن روزہ رکھ اور ایک دن ناغہ کر اور (روزانہ قرآن ختم کرنے کی بجائے) سات راتوں میں ایک بار قرآن کی تلاوت ختم کر اور اس پر اضافہ نہ کر^(۳۷)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ خطبہ فرما رہے تھے کہ اتنے میں ایک شخص کو دیکھا جو دھوپ میں کھڑا تھا۔ آپ نے اس کے بارے میں خطبے کے دوران ہی پوچھا تو لوگوں نے کہا، یہ ابوسرائیل ہے، اس نے نذرمانی ہے کہ یہ کھڑا ہے گا، بیٹھے گا نہیں، نہ سائے میں آئے گا نہ کسی سے بات کرے گا، نہ کھائے گا نہ پیے گا بلکہ روزہ رکھے گا۔ (آپ نے یہ سن کر) انہیں سختی سے منع کرتے ہوئے فرمایا، اسے کہو کہ وہ بات بھی کرے، سائے میں بھی بیٹھا کرے اور اپنا روزہ بھی پورا کر لے^(۳۸)

ان کے علاوہ بھی قرآن و سنت سے سینکڑوں دلائل اور تعلیمات پیش کئے جاسکتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام ایک اعتدال پسند دین ہے۔ اس میں کسی بھی قسم کی انتہا پسندی کی گنجائش نہیں ہے، اس میں توازن ہے اور کوئی افراط و تفریط نہیں ہے۔

۱۰۔ اسلام کے جملہ احکام حلال و حرام کا مقصد قیام امن ہے اسلام کے تمام احکام، اوامر و نواہی، جائز و ناجائز اور حلال و حرام وغیرہ سب امن و سلامتی کے فروغ کی خاطر ہی ہیں۔ انہی تعلیمات و احکامات کی پیروی سے انصاف اور رواداری کی فضا قائم ہوتی ہے اور امن کا قیام عمل میں آتا ہے۔ مثلاً نماز سے قرب الہی اور روحانی تسکین کے علاوہ نظم و ضبط، مساوات، برابری اور پابندی وقت کی تربیت ہوتی

ہے۔ انسان فحاشی و عریانی سے منع ہو جاتا ہے اور ایک پرامن شہری بن جاتا ہے۔ روزے سے مساوات کے علاوہ ضبط نفس کی تربیت ہوتی ہے تاکہ انسان نفسانی خواہشات کی رو میں بہہ کر بدامنی پھیلانے کا باعث نہ بنے۔ ادائیگی حج سے اجتماعیت کی اہمیت، ایثار و قربانی کا جذبہ، تکالیف اور صعوبتیں برداشت کرنے اور دوسروں کی مدد کرنے کا جذبہ ابھرتا ہے۔ زکوٰۃ تو غربت کے خاتمے، انسانیت کے ساتھ ہمدردی و تعاون، مال و دولت کی گردش اور باہمی تعلقات کی بہترین استواری کے لئے فرض کی گئی ہے۔ اسی طرح عدل و انصاف، مساوات، رواداری، عفو و درگزر، ایثار و قربانی، بھائی چارہ و محبت، سب وہ تعلیمات ہیں جن سے معاشرے میں امن و امان، خوشحالی اور قربانی کا ماحول جنم لیتا ہے اور خوشیوں کی بہار شروع ہونے لگتی ہے۔

اسلام نے جن چیزوں کو حرام قرار دیا ہے ان کے کرنے سے فساد فی الارض پھیل جاتا ہے۔ مثلاً غیبت، بہتان، چغلی، تجسس، تمسخر، دھوکہ دہی، قتل و غارت گری، گالم گلوچ، سود خوری، ڈاکہ زنی، قمار بازی، زنا، شراب نوشی، خیانت کا ارتکاب، ناپ تول میں کمی، چوری کرنا وغیرہ۔ ان امور کو اسلام نے اس لئے حرام قرار دیا ہے کہ ان کے ارتکاب سے معاشرہ میں بگاڑ اور فساد رونما ہوتا ہے جو فرد و معاشرے دونوں کے لیے انتہائی نقصان دہ ہے اور بدامنی و فساد فی الارض کا سبب بن جاتا ہے۔ اسلام کے تعلیمات صرف مسلمانوں ہی کے لیے نجات اور فلاح کا ضامن نہیں بلکہ ہُدًی لِلْمُتَّقِينَ^(۳۹)

(متقیوں کے ہدایت ہے) کے ساتھ ساتھ ہُدًی لِلنَّاسِ^(۴۰) (تمام انسانوں کے لیے ذریعہ ہدایت ہے) بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب مغرب نے اسلامی تعلیمات کا جائزہ لے کر ان پر عمل کرنا شروع کیا تو ان پر ایمان رکھے بغیر بھی پوری دنیا پر حکمرانی کا جھنڈا گاڑ دیا، جبکہ خود مسلمانوں نے ان تعلیمات سے روگردانی اختیار کی تو خلافت و حکومت سے محروم ہو گئے، ظلم و بدامنی اور مغرب کی غلامی کا شکار ہو گئے۔

۱۱۔ امن و سلامتی، سنت رسول کی روشنی میں: اب ہم درج ذیل سطور میں رسول اللہ ﷺ کے سنت کی روشنی میں امن و سلامتی کا جائزہ لیں گے کہ سنت میں اس حوالے سے کیا کیا تعلیمات ملتے ہیں۔ مسلمان ہی امن کا داعی ہے اسلام اپنے پیروکاروں یعنی مسلمانوں کی تعریف ہی یہ کرتا ہے کہ ان کی شر سے مسلمان محفوظ ہو، تمام پڑوسی محفوظ ہوں، غیر مسلم اور مخالف بھی محفوظ ہو۔ نہ صرف خود پر امن ہو بلکہ امن کا داعی بھی ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی رحمت ﷺ نے فرمایا، مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں (۴۱)

حضرت ابو شریح سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا، بخدا وہ مومن نہیں، بخدا وہ مومن نہیں، بخدا وہ مومن نہیں۔ عرض کیا گیا کون مومن نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے فرمایا، جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔

پڑوسی میں مسلم، غیر مسلم، دور اور نزدیک سب پڑوسی شامل ہیں، اسی طرح ریاستوں اور حکومتوں کی سطح پر بھی یہی حکم ہے۔ ایک اور روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا کہ، کیا میں تمہیں بتاؤں کہ تم میں سے بہترین کون ہے اور بدترین کون ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ لوگ خاموش ہو گئے۔ آنحضرت ﷺ نے تین مرتبہ یہ بات دہرائی۔ پھر ایک صحابی نے عرض کیا، جی ہاں اللہ کے رسول ﷺ آپ ہمیں ضرور بتائیے کہ ہم میں سے اچھا کون ہے اور برا کون ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس سے خیر کی توقع کی جائے اور اس کے شر سے لوگ محفوظ رہیں، اور تم میں سے بدترین شخص وہ ہے جس سے کسی خیر کی امید نہ رکھی جائے اور اس کے شر سے لوگ محفوظ نہ ہوں (۴۲)

اسلامی تعلیمات صرف یہ نہیں کہ مسلمان بذات خود شریف اور پرامن ہو اور اس کے شر سے دوسرے لوگ محفوظ ہوں، بلکہ وہ امن کا پر جوش داعی بھی ہو۔ معاشرے میں قیام امن کے لیے جدوجہد بھی کر رہا ہو، اور مظلوم کا ساتھ دینے اور ظالم کا ہاتھ روکنے کا اہتمام بھی کر رہا ہو۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا، اپنے بھائی کی مدد کر، خواہ ظالم ہو یا مظلوم۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم مظلوم کی تو مدد کر سکتے ہیں، لیکن ظالم کی ہم کیسے مدد کریں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ظلم سے اس کا ہاتھ روک لو (یہی اس کے ساتھ مدد ہے) (۴۳)

۱۲۔ ظلم و تشدد، دہشت گردی اور فساد کی حرمت نبی ﷺ کا مشن معاشرے کے اندر سے ظلم و تشدد، فساد، سرکشی اور دہشت گردی کا خاتمہ اور امن و امان کا قیام تھا۔ اور یہی ہدایات مسلمانوں کو بھی دیئے کہ وہ معاشرے میں قیام امن کا فریضہ سرانجام دیتے رہیں۔ اس حوالے سے جو تعلیمات آپؐ نے دیئے ہیں ان میں سے کچھ کا ذکر درج ذیل سطور میں کیا جائے گا۔ حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ

نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر بھی ظلم کو حرام کر رکھا ہے اور تمہارے لیے بھی اس بات کو حرام کر دیا ہے کہ تم کسی پر ظلم کرو (۴۳)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جب حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن کی طرف روانہ کیا تو فرمایا، مظلوم کی بددعا سے بچتے رہنا کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا (۴۵)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، ظلم و سرکشی قیامت کے روز بہت سی تاریکیوں کا سبب ہوگا (۴۶)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی شخص کا ظلم کسی دوسرے کی عزت پر ہو یا کسی بھی طریقہ سے ظلم کیا ہو تو اسے آج ہی اس دن کے آنے سے پہلے پہلے معاف کرا لے جس دن نہ دینار ہوں گے اور نہ درہم بلکہ اگر اس کا کوئی نیک عمل اس کے پاس ہوگا تو اس کے ساتھی (مظلوم) کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی (۴۷)

حضرت ابو موسیٰ اشعرئیؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ، اللہ تعالیٰ ظالم و سرکش (اور فساد کرنے والے) کو دنیا میں چند روز مہلت دیتے رہتے ہیں، لیکن جب پکڑتے ہیں تو پھر نہیں چھوڑتے۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی ”اور تیرے رب کی پکڑ اس طرح ہے جب وہ بستی والوں کو پکڑتا ہے جو ظلم کرتے رہتے ہیں۔ بے شک اس کی پکڑ بڑی تکلیف دہ اور بڑی سخت ہے (۴۸)

۱۳۔ قتل و غارت کی ممانعت حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سات تباہ کرنے والے (گناہوں) سے بچو۔۔۔ جن میں سے ایک کسی کی ناحق جان لینا ہے، اس سے بچو جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے (۴۹)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مومن اس وقت تک اپنے دین کے بارے میں کشادہ رہتا ہے جب تک وہ ناحق خون نہ کرے (۵۰)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہلاکتوں کا بھنور جس میں گرنے کے بعد نکلنے کی امید نہیں وہ ناحق قتل و غارت ہے، جس کو اللہ نے حرام کیا ہے (۵۱)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے یہ بھی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرنے لگو (۵۲) حضرت عبداللہ بن عمرؓ ہی سے روایت ہے کہ

نبیؐ نے فرمایا، جس نے کسی ذمی (غیر مسلم شہری) کو ناحق قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پاسکے گا، حالانکہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت کی راہ سے بھی سونگھی جاسکتی ہے (۵۳)

۱۴۔ انسانوں کے ساتھ رحمت و شفقت کا سلوک: حضرت جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا (۵۴)

حضرت اسامہ بن زید سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے ان پر رحم کرتا ہے جو خود رحم دل ہوں (۵۵)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا، لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَ يُوَقِّرْ كَبِيرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ (۵۶)

جو شخص چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور بڑوں کی عزت نہیں کرتا اور نیکی کا حکم نہیں کرتا اور برائی سے منع نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں۔

۱۵۔ جانوروں اور ذمی روح کے ساتھ رحمت و شفقت: چونکہ اسلام دین رحمت ہے، اس لیے نہ صرف انسانوں کے ساتھ بہتر سلوک کا درس دیتا ہے بلکہ جانوروں کے لیے بھی اسلام سرپا رحمت و امن و سلامتی ہے۔ جانوروں پر بھی ظلم و زیادتی کو برداشت نہیں کرتا، اس حوالے سے چند بنیادی اسلامی تعلیمات کا ذکر کریں گے۔

۱۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا، ایک شخص راستے پر چل رہا تھا کہ اسے شدت کی پیاس لگی۔ اسے ایک کنواں نظر آیا اور اس نے اس میں اتر کر پانی پیا۔ جب وہ باہر نکلا تو وہاں ایک کتا دیکھا جو ہانپ رہا تھا اور پیاس کی شدت کی وجہ سے گیلی مٹی چاٹ رہا تھا۔ اس شخص نے کہا کہ یہ کتا بھی اتنا ہی زیادہ پیاسا معلوم ہوتا ہے جتنا کہ میں تھا۔ چنانچہ وہ پھر کنویں میں اتر اور اپنے موزے میں پانی بھر کر اسے منہ سے پکڑ کر اوپر لایا اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو پسند فرمایا اور اس کی مغفرت فرمادی۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہمیں جانوروں کے ساتھ رحم دلی اور نیکی کرنے پر بھی ثواب ملتا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں ہر تازہ کلیجے والے (یعنی ذمی روح، جس میں حیوانات و نباتات دونوں شامل ہیں) کے ساتھ نیکی کرنے پر ثواب ملتا ہے (۵۷)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا، ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے جہنم میں جا پہنچی، اس نے بلی کو باندھے رکھا اور اسے نہ کھانا دیا اور نہ ہی چھوڑا کہ وہ کیڑے مکوڑے کھا کر اپنی جان بچالیتی (۵۸)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبیؐ نے فرمایا، نبیوں میں سے کوئی نبی کسی درخت کے سائے میں اترے، وہاں انہیں کسی ایک چیونٹی نے کاٹ لیا تو انہوں نے حکم دیا اور ان کا سارا سامان اس درخت تلے سے اٹھالیا گیا۔ پھر چیونٹیوں کا سارا چھتا انہوں نے جلوادیا۔ انہیں ڈانٹتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ تمہیں تو ایک چیونٹی نے کاٹا تھا اور تم نے تمام چیونٹیوں کو جلا کر رکھ دیا، حالانکہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے والی ایک امت ہے (۵۹)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبیؐ ایک شخص کے پاس سے گزرے جس نے بکری کے پہلو پر پاؤں رکھا ہوا تھا اور اسی حالت میں چھری تیز کر رہا تھا، جبکہ بکری آنکھیں پھاڑے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اس سے پہلے ہی چھری تیز کیوں نہ کی؟ کیا تم اس جانور کو دو مرتبہ موت سے دوچار کرنا چاہتے ہو۔ (۶۰)

حضرت عبدالرحمن بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور ان کے والد فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ آپ اپنی حاجت کے لیے نکلے تو ہم نے دیکھا کہ ایک سرخ چڑیا اپنے دو بچوں کے ساتھ ہے۔ ہم نے اس کے بچے اٹھالے تو وہ چڑیا ہمارے اوپر چکر کاٹنے لگی۔ نبی اکرمؐ جب آئے تو یہ دیکھ کر فرمانے لگے کہ کس شخص نے اس چڑیا کو اس کے بچوں کی وجہ سے دکھ پہنچایا ہے؟ اس کے بچے واپس لوٹا دو۔ اسی طرح آپ نے چیونٹیوں کی ایک بل دیکھی جسے ہم نے جلایا تھا۔ آپ نے پوچھا کہ اسے کس نے جلا دیا؟ ہم نے جواب دیا کہ ہم نے اسے جلایا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی کو آگ کی سزا دے سوائے آگ کے پیدا کرنے والے (خدا) کے (۶۱)

حضرت سعید بن جبیرؓ فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ تھا، آپ چند آدمیوں کے پاس سے گزرے جنہوں نے ایک مرغی باندھ رکھی تھی اور اس پر تیر کا نشانہ لگا رہے تھے۔ جب انہوں نے ابن عمرؓ کو دیکھا تو وہاں سے بھاگ گئے۔ ابن عمرؓ نے کہا کہ یہ اس طرح (نشانہ بازی) کون کر رہا تھا؟ ایسا کرنے والوں پر نبیؐ نے لعنت بھیجی ہے (۶۲)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ نبی اکرمؐ نے کسی بھی چوپائے اور جانور وغیرہ کو باندھ کر مارنے سے منع کیا ہے (۶۳)

حضرت سہل بن حنظلہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ، ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جو بھوکے پیاسے رہنے کی وجہ سے اس کی پشت اس کے پیٹ سے لگ رہی تھی، آپ ﷺ نے

فرمایا، ان بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ سے ڈرو، ان پر مناسب سواری کیا کرو اور انہیں مناسب حالت میں چھوڑو (۶۳)

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن اللہ کے رسول ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے سواری پر سوار کیا۔ پھر آپ ایک انصاری کے باغ میں داخل ہو گئے تو وہاں ایک اونٹ تھا۔ جب اونٹ نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا تو غمگین ہو کر بلبلانے لگا اور اس کی آنکھیں بہہ نکلیں۔ آپ ﷺ اس کے پاس گئے اور اس کے سر پا ہاتھ پھیرنے لگے اور وہ خاموش ہو گیا۔ آپ نے پوچھا کہ اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ یہ اونٹ کس کی ملکیت ہے؟ تو ایک انصاری آدمی آیا اور کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ اونٹ میرا ہے۔ آپ نے فرمایا، کیا تم اس جانور کو جسے اللہ تعالیٰ نے تمہاری ملکیت میں دے دیا ہے، کے بارے میں اللہ سے نہیں ڈرتے؟ اس اونٹ نے میرے سامنے شکایت کی ہے کہ تم اسے تکلیف پہنچاتے ہو اور اس پر خوب مشقت ڈالتے ہو (۶۴)

ان تعلیمات نبویؐ سے اسلام کا تصور رحمت و رافت، امن و سلامتی اور پرسکون زندگی روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ جو دین کسی جانور اور تمام ذی روحوں پر ظلم و زیادتی اور جبر و تشدد کا قائل نہ ہو، جو کسی پرندے کو تکلیف دینا گوارا نہ کرتا ہو، حتیٰ کہ بے جان اشیاء کے ساتھ زیادتی سے منع کرتا ہو، پودوں اور درختوں کو کسی وجہ کے بغیر کاٹنے سے باز رہنے کا حکم دیتا ہو۔۔۔۔۔ ایسے دین سے زیادہ امن، رواداری، عدل و انصاف اور مساوات پر مبنی دین ہو سکتا ہے؟ کیا ایسے دین کے علمبردار دہشت گرد، انتہا پسند اور غیر مہذب ہو سکتے ہیں؟

۱۶۔ جہاد کا حکم قیام امن کے لیے اسلام دنیا کو انسانیت کی اصلاح و فلاح کا عظیم اور بلند مقصد پیش کرتا ہے، اور اسی مقصد کے حصول کے لیے نیکی کے فروغ، برائی کے سدباب، ظلم و زیادتی، جبر و استحصال اور فساد کا قلع قمع کرنے اور حقوق و فرائض کا تعین کرتا ہے، اور اپنے ماننے والوں سے اس پر سختی کے ساتھ کاربند رہنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

انسانیت کی اصلاح و فلاح اور احترام کی خاطر اگر جان کا نذرانہ پیش کرنا پڑے تو پھر اسے جہاد فی سبیل اللہ اور مقدس عبادت سمجھ کر جان کی بازی لگادی جاتی ہے۔ اسلام کے اس جنگ میں احترام آدمیت، حقوق کی پاسداری، ظلم و بربریت کے خاتمے اور قیام امن کے علاوہ کوئی اور نفسانی خواہش شامل نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے جہاد، ”جنگ“ نہیں بلکہ انسانیت کی خدمت ہے۔ اسلام میں جہاد کی غرض و غایت

ظلم و جور کا قلع قمع کرنا (خواہ یہ ظلم مسلمان کر رہا ہو یا غیر مسلم) ^(۶۱)، عدل و انصاف کی فراہمی اور امن کا قیام ہے ^(۶۲)

۱۔ اسلام کے علاوہ دیگر ادیان میں فساد ہی فساد ہے پورے کائنات کا خالق، مالک، منتظم اور حاکم اللہ جل جلالہ ہے۔ جس طرح تکوینی نظام اللہ تعالیٰ کے حکم اور قانون کے مطابق چلتا ہے، اسی طرح تشریحی نظام بھی اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے، جس کا نام اسلام ہے۔ تاکہ دنیا کا نظام حق، عدل و انصاف اور امن و سلامتی کے ساتھ چلتا رہے۔ ظاہر ہے کہ اس نظام کے علاوہ ہر ایک نظام فساد اور ظلم ہی کا سبب ہوگا۔ قرآن حکیم نے اس بات کی تصریح کئی مقامات پر کی ہے۔ سورۃ عنکبوت میں قوم لوط کے حوالہ سے ارشاد ہے کہ اور حضرت لوط علیہ السلام کو یاد کرو جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تم تو اس بدکاری پر اتر آئے ہو اور راستے تبدیل کرتے ہو، اور اپنی عام مجالس میں بے حیائی کے کام کرتے ہو۔ اس کے جواب میں اس کی قوم نے بجز اس کے اور کچھ نہیں کہا کہ بس جا اگر سچا ہے تو ہمارے پاس اللہ کا عذاب لے آ ^(۶۳)

قوم کے اس جواب میں حضرت لوط علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ رَبِّ انصُرْنِي عَلٰی

الْقَوْمِ الْمَفْسِدِينَ ^(۶۴)

اے رب! فسادی قوم کے مقابلے میں میری مدد فرما۔ اسی طرح قوم شعیب علیہ السلام کے بدامنی اور فساد کا ذکر کرتے ہوئے سورۃ الاعراف میں ہے کہ اور لوگوں کو چیزیں کم کر کے مت دو، اور روئے زمین پر اس کے بعد کہ اس کی درستگی کر دی گئی، فساد مت پھیلاؤ ^(۶۵)

فرعون کے برپا کردہ فساد، دہشت گردی اور بدامنی کا نقشہ سورۃ القصص میں اس طرح کھینچا گیا ہے، یقیناً فرعون نے زمین میں سرکشی کر رکھی تھی اور وہاں کے لوگوں کو گروہ گروہ بنا رکھا تھا، اور ان میں سے ایک فرقہ یعنی بنی اسرائیل کو کمزور کر رکھا تھا، اور ان کے لڑکوں کو ذبح کر ڈالتا تھا، اور ان کی لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتا تھا۔ بے شک وہ تھا مفسدین میں سے ^(۶۶)

یہودیوں کی فسادات، بدامنی پھیلانے، مکر و فریب اور دہشت گردی سے پورا قرآن اور خود بائبل اور تاریخ بھی بھری پڑی ہے۔ آج عملاً دنیا میں بدامنی، فساد اور دہشت گردی میں اسی قوم کا بڑا ہاتھ ہے۔ اس کا ذکر قرآن کریم میں یوں آیا ہے، اور جب کبھی لڑائی کی آگ بھڑکانا چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے بجھا دیتا ہے، یہ ملک بھر میں شر و فساد مچاتے پھرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فساد یوں سے محبت نہیں کرتا ^(۶۷)

اسی طرح منافقین کے فساد برپا کرنے کا ذکر سورۃ البقرہ میں یوں ہے، اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین

میں فساد نہ کرو تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں۔ خبردار ہو! یقیناً یہی لوگ (منافقین) فساد کرنے والے ہیں، لیکن شعور نہیں رکھتے (۷۳)

خلاصہ و نتیجہ:

اسلام، انسان کا مقرر کردہ نظام نہیں ہے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ ہی کا مقرر کردہ نظام ہے، جس کا مقصد دنیا و آخرت کی زندگی پر امن، خوشحالی اور کامیابی سے بسر کرنا ہے۔ اس لئے یہ نظام عدل و انصاف اور امن کے قیام کا واحد ضامن ہے، جس میں انسانیت سے کیا حیوانات، نباتات اور جمادات کے ساتھ بھی زیادتی اور ظلم کے ارتکاب سے منع کیا گیا ہے۔ انسان کا وضع کردہ نظام، نہ اسلام کا مقابلہ کر سکتا ہے، نہ دنیا و آخرت میں امن کا ضامن بن سکتا ہے۔

حوالہ جات:

- (۱) اصفہانی امام راغب، المفردات القرآن، ترجمہ محمد عبدہ، اہل حدیث اکادمی، لاہور، لفظ ”اسلام“
- (۲) شاہ، زاہد، اسلام کا دستوری نظام، پاکستان کے حوالے سے، پی۔ ایچ ڈی مقالہ، وفاقی اردو، یونیورسٹی، کراچی، شعبہ اصول الدین، ص ۲۵
- (۳) امام ابن منظور، لسان العرب، المطبعة الأثریة، ۱۳۹۱ھ، لفظ ”مسلم“
- (۴) الانعام ۶/۸۱-۸۲
- (۵) یونس ۱۰/۲۵
- (۶) سبأ ۳۴/۲۸
- (۷) انبیاء ۱۰۷/۲۱
- (۸) البقرہ ۲/۲۰۵
- (۹) المائدہ ۶۴/۵
- (۱۰) البقرہ ۶۲/۱۰
- (۱۱) الانفال ۲۵/۸
- (۱۲) ہود ۱۱۶/۱۱
- (۱۳) المائدہ ۳۳/۵
- (۱۴) القصص ۲۸/۸۳
- (۱۵) المائدہ ۵/۱۳
- (۱۶) المائدہ ۲۴/۵

- (۱۷) الحجرات ۹/۳۹
- (۱۸) الحجرات ۱۱/۲۹
- (۱۹) البقرہ ۲/۲۷۶
- (۲۰) آل عمران ۳/۵۳
- (۲۱) النساء ۴/۳۶
- (۲۲) المائدہ ۵/۸۷
- (۲۳) انعام ۶/۱۴۱، الاعراف ۷/۳۱
- (۲۴) الانفال ۸/۵۸
- (۲۵) النحل ۱۶/۲۳
- (۲۶) البقرہ ۲/۲۰۷
- (۲۷) المائدہ ۵/۲
- (۲۸) ابراہیم ۱۶/۲۲
- (۲۹) الانعام ۶/۲۱
- (۳۰) الانعام ۶/۲۵۱، بنی اسرائیل ۷/۳۳
- (۳۱) المائدہ ۵/۳۲
- (۳۲) البقرہ ۲/۱۹۰
- (۳۳) البقرہ ۲/۱۹۰-۱۹۲، المائدہ ۵/۸
- (۳۴) الفرقان ۲۵/۶۷
- (۳۵) لقمان ۳۱/۱۹
- (۳۶) بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، استنبول، دار صادر، ۱۹۹۲، کتاب النکاح،
- (۳۷) ایضاً
- (۳۸) صحیح بخاری، کتاب الایمان والندز، حدیث نمبر ۶۷۰۴
- (۳۹) البقرہ ۲/۲
- (۴۰) البقرہ ۲/۱۸۵
- (۴۱) بخاری، کتاب الرقاق، باب الانتقاء عن المعاصی، حدیث نمبر ۶۳۸۴، ابوالحسن مسلم نیشاپوری، صحیح مسلم، مصر ۱۹۹۳، کتاب الایمان، باب بیان تفضل الاسلام، حدیث ۴۱

- (۴۲) ترمذی، محمد بن عیسیٰ بن سوره ترمذی، جامع ترمذی، استنبول دارالدعوه، ۱۴۱۱ھ
- (۴۳) ایضاً، حدیث ۲۲۵۵، بخاری، کتاب الظالم، باب اعنی اخاک الظالم او مظلوم، حدیث نمبر ۲۴۴۴، مسلم،
- کتاب البر والصلۃ، باب نصر الاخر ظالمًا او مظلومًا، حدیث نمبر ۶۱۵
- (۴۴) مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحريم الظلم، حدیث نمبر ۲۵۷۷
- (۴۵) بخاری، کتاب المظالم، باب الاتقاء والحذر من دعوة المظلوم، ۲۴۴۸، مسلم، کتاب الایمان، باب الدعاء الى الشیء، ۱۲۱، ابوداؤد، ۱۵۰۴
- (۴۶) بخاری، کتاب المظالم، باب الظلم ظلمات يوم القيامة، حدیث نمبر ۲۴۴۷
- (۴۷) احمد بن حنبل، مسند احمد بن حنبل، دارالفکر، بیروت، ۱۹۸۱، ۵۰۶/۲، بخاری، کتاب الظالم، باب من كانت له مظلمة عند الرجل محلها --- ۲۴۴۹
- (۴۸) بخاری، کتاب التفسیر، باب قوله وكذا لك اخذ ربك --- ۶۱۸۶
- (۴۹) بخاری کتاب الوصایا، باب قول الله تعالى ان الذين يأكلون أموال الیتامی، حدیث نمبر ۲۷۶۶
- مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الکبائر واكبرها، ۲۸۵
- (۵۰) بخاری، کتاب الديات، باب قول الله تعالى ومن قتل مؤمناً متعمداً، حدیث نمبر ۶۸۶۲
- (۵۱) ایضاً، حدیث نمبر ۶۸۶۳
- (۵۲) ایضاً، باب من احياء، حدیث ۶۸۶۹
- (۵۳) بخاری، کتاب الجزیه، باب اثم من قتل معاهدًا، ۳۱۶۶
- (۵۴) بخاری، کتاب التوحید، باب قول الله تعالى، قل ادعوا للرحمن، ۷۳۷۷، مسلم، کتاب الفضائل، باب رحمه، ۲۳۱۹، احمد ۳/۴۰
- (۵۵) ایضاً، حدیث نمبر ۷۳۷۷، مسلم کتاب الجنائز، باب البكاء علی الميت، ۹۲۳
- (۵۶) سجستانی، ابوداؤد، سنن ابوداؤد، فرید بک شال، اردو بازار لاہور، ۱۹۵۱، حدیث نمبر ۴۹۳۵
- (۵۷) بخاری، کتاب الادب، باب رحمة الناس والبهائم، حدیث نمبر ۶۰۰۹
- (۵۸) بخاری، کتاب براء الخلق، باب اذا وقع الذباب --- حدیث نمبر ۳۳۱۸
- (۵۹) بخاری، کتاب الجهاد، باب ۱۵۳، حدیث نمبر ۳۰۹۱
- (۶۰) الحاکم، المستدرک، دارالفکر، بیروت، تاریخ اشاعت ندارد، جلد ۴/۳۳۱
- (۶۱) ابوداؤد، کتاب الجهاد، باب فی کراهية حرق العبد بالنار، حدیث نمبر ۲۶۷۲

- (۶۲) بخاری، کتاب الذبائح والصيد، باب بیکره من الشئ والمصبورة۔۔۔۔۔ ۵۵۱۵
- (۶۳) ایضاً، حدیث نمبر ۵۵۱۴
- (۶۴) ابوداؤد، کتاب الجهاد، حدیث نمبر ۲۵۲۵
- (۶۵) ایضاً، حدیث نمبر ۵۲۴۶
- (۶۶) الحج ۲۲/۳۹-۳۰ البقرہ ۲/۱۹۰، الحجرات ۳۹/۹
- (۶۷) المائدہ ۵/۳، آل عمران ۳/۱۹
- (۶۸) عنکبوت ۲۹-۲۹/۲۸
- (۶۹) عنکبوت ۲۹/۳۰
- (۷۰) الاعراف ۷/۸۵
- (۷۱) القصص ۲۸/۴
- (۷۲) المائدہ ۵/۶۳
- (۷۳) البقرہ ۲/۱۱-۱۲